

باب نمبر 4

زکوٰۃ (فرضیت، اہمیت و مصارف)

س 1: زکوٰۃ کا مفہوم اور اس کی فرضیت بیان کیجئے۔

ج: زکوٰۃ کا مفہوم:

نحوی مفہوم: زکوٰۃ کا لفظی معنی پاک ہونا، نشوونما پانا اور بڑھنا ہے۔

اصطلاحی مفہوم: زکوٰۃ سے مراد ”ایسی مالی عبادت جو ہر صاحبِ نصاب عاقل اور بالغ مسلمان پر سال میں ایک مرتبہ ایک خاص مقدار میں ادا کرنا فرض ہو۔“

قرآن مجید اور فرضیت زکوٰۃ:

زکوٰۃ 2 ہجری کو فرض ہوئی اور 8 ہجری کو اس کے تفصیلی احکامات نازل ہوئے اور 9 ہجری میں انہیں عملی طور پر نافذ کر دیا گیا۔ زکوٰۃ کی فرضیت و اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگا سکتے ہیں کہ 82 سے زائد مقامات پر نماز اور زکوٰۃ کی فرضیت کا ذکر ایک ساتھ آیا ہے۔

۱۔ خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا (سورة التوبة: ۱۰۳)

(اے نبی!) ان (مومنین) کے مالوں سے صدقہ (زکوٰۃ) لیں اور اس کے ذریعے انہیں پاک صاف کریں اور ان کا تزکیہ نفس کریں۔

۲۔ وَاقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ (سورة البقرة: ۱۱۰)

نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دیتے رہو۔

۳۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفَقُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ (سورة البقرة: ۱۶۷)

”مومنو! اپنی پاکیزہ کمائیوں میں سے خرچ کرو۔“

احادیث اور فرضیت زکوٰۃ:

قرآن مجید کی طرح احادیث مبارکہ میں بھی زکوٰۃ کی فرضیت کا ذکر بھی متعدد بار ہوا ہے۔ چند احادیث مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ اِمْرُتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنْ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَيَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ (بخاری)

”مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے لڑوں حتیٰ کہ وہ توحید و رسالت کی گواہی دیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں۔“

۲۔ حضور ﷺ نے زکوٰۃ کے مال کو غرباء میں تقسیم کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

ثُمَّ خُذْ مِنْ أَعْيُنِيهِمْ وَفْتَرِ دَعْلَى فَقَرَانِهِمْ (بخاری)

”(زکوٰۃ) ان کے امیروں سے لی جائے گی اور ان کے غریبوں کو لوٹا دی جائے گی۔“

۳۔ ایک مرتبہ ایک قبیلہ اسلام قبول کرنے آیا آپ ﷺ نے انہیں بنیادی عقائد ۴ اور نماز کے ساتھ ساتھ زکوٰۃ کی ادائیگی کی بھی تلقین کی۔

صاحبِ نصاب:

وہ شخص جس کے پاس ساڑھے سات (7.5) تو لے سونا یا ساڑھے باون (52.5) تو لے چاندی ہو یا اتنی مالیت کی رقم یا مال ہو۔ اُسے صاحب

نصاب کہتے ہیں۔

زکوٰۃ کی خاص شرح:

جو شخص صاحب نصاب ہو اور اس کے پاس مال رکھے ہوئے ایک سال گزر گیا ہو تو اُس میں سے چالیسواں حصہ (2.5%) زکوٰۃ کے طور پر ادا کیا جائے گا۔

سونے اور چاندی کا نصاب

سونے کا نصاب ساڑھے سات (7.5) تولے ہے اور چاندی کا نصاب ساڑھے باون (52.5) تولے ہے۔

نقد رقم پر زکوٰۃ:

مال و دولت اور نقدی کی صورت میں ساڑھے سات (7.5) تولے سونا یا ساڑھے باون (52.5) تولے چاندی کے نصاب کی بازاری قیمت کے برابر مالیت ہونی چاہیے۔

زری پیداوار:

وہ زمین جس کی فصلوں کو بارش سے پانی لگایا جاتا ہو اس کی پیداوار میں سے دسواں حصہ ((10% بطور زکوٰۃ ادا کیا جائے گا۔ جسے ”عشر“ کہتے ہیں اور وہ زمین جس کی فصلوں کو کنوئیں یا نہری پانی سے سیراب کیا جاتا ہو اس کی پیداوار کا بیسواں حصہ ((5% بطور زکوٰۃ ادا کیا جائے گا۔

زکوٰۃ سے مستثنیٰ اشیاء:

خوراک، لباس، رہائشی مکان، گھریلو سواریاں، وقف جائیدادیں، ناجائز کمایا ہوا مال، دولت، نصاب سے کم مال یا وہ مال جس پر ایک سال مکمل نہ ہوا ہو تو اس کی زکوٰۃ ادا نہیں کی جائے گی۔

سوال نمبر 2۔ زکوٰۃ کی اہمیت پر نوٹ لکھیں۔

ج: زکوٰۃ کا مفہوم:

نعمی مفہوم: زکوٰۃ کا لفظی معنی پاک ہونا، نشوونما پانا اور بڑھنا ہے۔

اصطلاحی مفہوم: زکوٰۃ سے مراد ”ایسی مالی عبادت جو ہر صاحب نصاب عاقل بالغ مسلمان پر سال میں ایک مرتبہ خاص مقدار میں ادا کرنا فرض ہو۔“

زکوٰۃ کی اہمیت:

زکوٰۃ سماجی فلاح و بہبود کا ذریعہ ہے۔ زکوٰۃ کے ذریعے معاشرے کے محروم اور مفلس لوگوں کی کفالت بھی ہوتی ہے۔ اور معاشرے میں نفرت و انتقام کی بجائے ہمدردی و احترام اور باہمی محبت کے جذبات کو فروغ حاصل ہوتا ہے۔ زکوٰۃ دینے والے کے دل سے مال کی محبت مٹ جاتی ہے اور اللہ کی رضا حاصل کرنے کا جذبہ غالب آ جاتا ہے۔ غریبوں سے ہمدردی پیدا ہو جاتی ہے اور دولت کے گردش میں آنے سے معاشرے کے افراد کی مالی حالت بہتر ہوتی ہے۔

قرآن مجید اور زکوٰۃ کی اہمیت:

زکوٰۃ کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگا سکتے ہیں کہ 82 سے زائد مقامات پر نماز اور زکوٰۃ کی فرضیت کا ذکر ایک ساتھ آیا ہے۔

1۔ نماز اور زکوٰۃ کا ایک ساتھ ذکر:

وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ (سورة البقرة: ۱۱۰)

نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دیتے رہو۔“

۲۔ منکرین زکوٰۃ کو وعید:

قرآن مجید میں منکرین زکوٰۃ کو وعید بڑے سخت الفاظ میں سنائی گئی ہے ارشاد ہوتا ہے:

وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يَنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ۝ يَوْمَ يُخْمَىٰ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَيُكْوَىٰ بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ
وَأُظْهَرُ لَهُمْ هَذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنفُسِكُمْ فَذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُونَ (سورة التوبة: ۳۴-۳۵)

”جو لوگ سونا چاندی سنت سینت کر رکھتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔ انہیں دردناک عذاب کی خبر سنا دیجئے۔ اس (قیامت کے) دن اس (سونے چاندی) کو جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا پھر اس سے ان کے چہرے، ان کے پہلو اور ان کی پشتیں داغی جائیں گی (اور کہا جائے گا) یہ ہے وہ خزانہ جو تم اپنے لیے جمع کر کے لائے ہو اب اس کا مزہ چکھو جو تم جمع کرتے رہے تھے۔

۳۔ سابقہ انبیاء کی تعلیم:

زکوٰۃ دین اسلام کا ایک اہم رکن تو ہے ہی مگر سابقہ انبیاء بھی اس کی ادائیگی کی تعلیم دیا کرتے تھے۔ ارشاد ہوا:

وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ (سورة مريم: ۵۵)
”اور وہ اپنے گھروالوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتے تھے۔“

۴۔ رسول ﷺ کی دعا کا ذریعہ:

صحابہ کرامؓ نبی اکرم ﷺ سے دعائیں لینے کے لئے بھی زکوٰۃ کی ادائیگی میں سبقت لینے کی کوشش کرتے رہتے تھے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَيَتَّخِذُوا مَا يَنْفِقُونَ قُرْبًا بِلِقَائِ اللَّهِ وَصَلُّوا تِلْكَ الْبُيُوتِ (سورة التوبة: ۹۹)
”اور جو وہ خرچ کرتے ہیں اُسے اللہ کی قربت اور رسول ﷺ کی دعائے رحمت کا ذریعہ بناتے ہیں۔“

۵۔ اسلامی حکومت کی ذمہ داری:

اسلامی حکومت کی ذمہ داریوں میں شامل ہے کہ جب برسر اقتدار ہو زکوٰۃ کے نظام کو قائم کرے ارشاد ہوتا ہے:

الَّذِينَ إِذَا مَكَتَهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ (سورة الحج: ۴۱)

”وہ لوگ (مومنین ہیں) اگر ہم انہیں زمین میں اقتدار دیں تو وہ نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں“

۶۔ موت سے قبل اتفاق کا حکم:

زکوٰۃ کی ادائیگی بہت فضیلت والا علم ہے اس کی اہمیت یوں بھی ہے اللہ تعالیٰ نے موت سے قبل اپنی راہ میں مال و دولت کو خرچ کرنے کا حکم دیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَأَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ (سورة المنافقون: ۱۰)

”اور اُس میں سے خرچ کرو جو ہم نے تم کو عطا کیا ہے اس پہلے کہ تم میں سے کسی کو موت آجائے۔“

احادیث اور زکوٰۃ کی اہمیت:

حضور اکرم ﷺ نے بھی زکوٰۃ کی اہمیت بیان کی ہے اور اس کی ادائیگی پر بہت زور دیا ہے۔

۱۔ دیگر اعمال سے برتری:

ایک مرتبہ ایک گروہ نے بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر اسلام کی تعلیمات دریافت کیں تو حضور اکرم ﷺ نے اعمال میں سے پہلے نماز اور پھر زکوٰۃ کا ذکر فرمایا۔

۲۔ رسول ﷺ کو اللہ کا حکم:

أَمِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَيَقْبِلُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ (بخاری)

”مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے لڑوں حتیٰ کہ وہ توحید و رسالت کی گواہی دیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں۔“

۳۔ دوزخ سے نجات:

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ ثَمَرَةٍ (مسلم)

”دوزخ سے بچو جا بے کھجور کا ایک ٹکڑا ہی کیوں نہ (اللہ کی راہ میں) دینا پڑے۔“

۴۔ فرشتوں کی دعا:

حدیث کے مطابق اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والوں کے لئے فرشتے بھی دعا کرتے ہیں۔ اُن میں سے ایک دعا یہ ہے:

اللَّهُمَّ اَعْطُ مُنْفِقًا خَلْفًا (مسلم)

”اے اللہ خرچ کرنے والوں کو اچھا بدلہ دے۔“

۵۔ مال کے شر سے نجات:

اگر کوئی مسلمان اپنے مال میں زکوٰۃ ادا کر لی تو اس نے اس مال کے تمام شرور سے خود پاک کر لیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا:

مَنْ آذَى زَكَاةً مَالَهُ فَقَدْ ذَهَبَ عَنْهُ شَرُّهُ (ابن حزمہ)

”جس نے مال کی زکوٰۃ ادا کر دی، اُس مال کا شر اُس سے دور ہو گیا۔“

۶۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ کا عمل:

رسول اللہ ﷺ کی رحلت کی بعد جب کچھ قبائل نے زکوٰۃ ادا کرنے سے انکار کیا تو حضرت ابو بکرؓ نے ان کے خلاف جہاد کیا: آپؓ نے فرمایا:

وَاللَّهِ لَأَقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ (بخاری)

”اللہ کی قسم! میں اُس شخص سے لڑوں گا جس نے نماز اور زکوٰۃ کے درمیان فرق کیا۔“

سوال نمبر 3: قرآنی تعلیمات کی روشنی میں زکوٰۃ کے مصارف بیان کیجئے۔

ج: زکوٰۃ کے مصارف کا مفہوم:

لفظی مفہوم: مصارف مصرف کی جمع ہے مصرف کے معنی ہیں صرف یا خرچ کرنے کی جگہ۔

اصطلاحی مفہوم: مصارف زکوٰۃ سے مراد وہ لوگ، جگہیں یا کام ہیں جہاں زکوٰۃ کی رقم خرچ کی جاسکے۔

زکوٰۃ کے مصارف:

قرآن نے زکوٰۃ کے آٹھ مصارف بیان کیے ہیں:

إِنَّمَا الصَّدَقَتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسْكِينِ وَالْعَمِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَرَمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ (سورة التوبة: ۶۰)

”زکوٰۃ تو غریبوں، مسکینوں، زکوٰۃ کے محکمے میں کام کرنے والوں اور ان لوگوں کے لیے ہے جن کے دلوں کو اسلام کی طرف جوڑنا ہے اور گردن چھڑانے میں جو تادان بھریں اور خدا کی راہ میں اور مسافروں کے سلسلے میں۔ یہ خدا کی طرف سے ٹھہرایا ہوا ہے۔ اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے“

اس آیت کی روشنی میں زکوٰۃ کے آٹھ مصارف یہ ہیں۔

- ۱۔ فقراء
- ۲۔ مساکین
- ۳۔ عاملین
- ۴۔ تالیف قلب
- ۵۔ رقاب
- ۶۔ غارمین
- ۷۔ فی سبیل اللہ
- ۸۔ ابن السبیل
- ۱۔ فقراء (کم آمدنی والے)

وہ تنگ دست لوگ جن کے پاس مال تو ہوتا ہے مگر اس سے وہ اپنی ضروریات پوری نہیں کر سکتے اور دوسروں سے مانگنے میں شرم محسوس نہ کریں۔ ایسے لوگوں کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے۔

۲۔ مساکین (محتاج)

وہ خستہ حال لوگ جن کے پاس اپنی ضروریات پوری کرنے کے لئے کچھ بھی نہ ہو اور وہ شرم کی وجہ سے دست سوال دراز نہ کرتے ہوں۔ یہ لوگ بھی زکوٰۃ کے مستحق ہیں۔

۳۔ عاملین زکوٰۃ (زکوٰۃ وصول کرنیوالے)

زکوٰۃ کے محکمے کے ملازمین جو زکوٰۃ اور عشر جمع کرنے کے لئے مقرر ہوں، ان کی تنخواہ جمع کی گئی زکوٰۃ میں سے دی جائے گی۔

۴۔ تالیف قلب (دلوں کو جوڑنا)

یہ ایسے غریب کافر یا نو مسلم افراد ہوتے ہیں جن کی مالی مدد زکوٰۃ سے کی جائے تاکہ انہیں اسلام کی طرف مائل کیا جاسکے۔

۵۔ رقاب (غلام یا قیدی)

غلام کو غلامی سے آزاد کروانے کے لئے یا کسی مسلمان قیدی کو قید سے رہائی کے لئے زکوٰۃ ادا کی جاسکتی ہے۔

۶۔ غارمین (مقروض لوگ)

وہ لوگ جنہوں نے قرض لیا ہو اور وہ اسے ادا کرنے کی طاقت نہ رکھتے ہوں، زکوٰۃ کے مال سے ان کا قرض بھی ادا کیا جاسکتا ہے۔

۷۔ فی سبیل اللہ (اللہ کی راہ میں)

اللہ کی راہ میں جہاد، دین کی اشاعت، تعلیمی اداروں کی مالی معاونت کے لئے بھی زکوٰۃ کی رقم خرچ کی جاسکتی ہے۔

۸۔ ابن السبیل (مسافر)

وہ سفر کرنے والا شخص جو دوران سفر کسی وجہ سے ضرورت مند ہو گیا ہو، خواہ وہ اپنے گھر میں مالدار ہی کیوں نہ ہو، اس کو بھی زکوٰۃ دی جاسکتی ہے۔

رشتہ داروں کو ترجیح:

زکوٰۃ دیتے وقت پہلے اپنے قریبی رشتہ داروں کا خیال رکھا جائے۔ باہر کے لوگوں کو بعد میں دی جائے۔ اسی طرح جو لوگ خود بڑھ کر سوال نہیں کرتے غربت کے باوجود خود دار اور غیرت مند ہوتے ہیں انہیں تلاش کر کے زکوٰۃ و صدقات دیے جائیں۔

س: 4: زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کو قرآن مجید میں کیا وعید سنائی گئی ہے؟

ج: زکوٰۃ کا مفہوم:

لغوی مفہوم: زکوٰۃ کا لفظی معنی پاک ہونا، نشوونما پانا اور بڑھنا ہے۔

اصطلاحی مفہوم: زکوٰۃ سے مراد ”ایسی مالی عبادت ہے جو ہر صاحب نصاب عاقل و بالغ مسلمان پر سال میں ایک مرتبہ خاص مقدار میں ادا کرنا فرض ہوتی ہے۔“

قرآن مجید میں منکرین زکوٰۃ کو وعید:

قرآن مجید میں کئی مقامات پر زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کو وعید بڑے سخت الفاظ میں سنائی گئی ہے۔ چند آیات مبارکہ درج ذیل ہیں:

۱۔ مال کی حقیقی ملکیت:

مسلمان جو بھی کماتا ہے وہ حقیقت میں اُس کا مال ہی نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کا مال ہے اس لئے مال و دولت جمع کرنے کے بجائے اللہ کا دیا ہوا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرنا چاہئے تاکہ اللہ کی خوشنودی حاصل ہو سکے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَأَتَوْهُمْ مِّن مَّالِ اللَّهِ الَّذِي أَتٰكُمْ (سورۃ النور: ۳۳)

”اور تم انہیں اللہ کے مال میں سے دے دو جو اُس نے تمہیں عطا فرمایا ہے۔“

۲۔ ذخیرہ اندوزی کی ممانعت:

اللہ تعالیٰ نے مال و دولت کو خزانے کی صورت میں جمع کر کے اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرنے والوں کی سختی سے سرزنش کی ہے۔ اور ایسے لوگوں کو

جہنم کی آگ کی وعید سنائی گئی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يَنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبِئْسَ مَا كَانُوا يَكْنِزُونَ ۚ يَوْمَ لَا يُخَمِّىٰ عَلَيْهِمْ فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَنُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ

و ظُهُورُهُمْ هَٰذَا مِمَّا كَنَزْتُمْ لِأَنفُسِكُمْ فَذُوقُوا كُنْزَكُمْ تَكْنِزُونَ (سورۃ التوبہ: ۳۴-۳۵)

”جو لوگ سونا چاندی سینت سینت کر رکھتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔ انہیں دردناک عذاب کی خبر سنا دیجئے۔ اس (قیامت کے)

دن اس (سونے چاندی) کو جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا پھر اس سے ان کے چہرے، ان کے پہلو اور ان کی پشتیں داغی جائیں گی (اور کہا جائے گا) یہ ہے وہ

خزانہ جو تم اپنے لیے جمع کر کے لائے ہو اب اس کا مزہ چکھو جو تم جمع کرتے رہے تھے۔“

۳۔ موت سے قبل اخلاق کا حکم:

زکوٰۃ کی ادائیگی بہت فضیلت والا علم ہے اس کی اہمیت یوں بھی ہے اللہ تعالیٰ نے موت سے قبل اپنی راہ میں مال و دولت کو خرچ کرنے کا حکم دیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَأَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَكُمْ مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَنِّي أَخَذَ كُمْ الْمَوْتُ (سورۃ المنافقون: ۱۰)

”اور اُس میں سے خرچ کرو جو ہم نے تم کو عطا کیا ہے اس سے پہلے کہ تم میں سے کسی کو موت آجائے۔“

۴۔ منکرین آخرت کی نشانی:

اللہ تعالیٰ کے نزدیک زکوٰۃ کی ادائیگی اتنی زیادہ اہم ہے کہ جو لوگ زکوٰۃ ادا نہیں کرتے انہیں آخرت کا بھی منکر قرار دیا گیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

الَّذِينَ لَا يُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ (سورة فصلت: ۷)
”جو زکوٰۃ ادا نہیں کرتے اور وہی تو آخرت کے بھی منکر ہیں۔“

۵۔ گلے کا طوق:

جو لوگ اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے میں کٹجی کا مظاہرہ کرتے ہیں ان کا یہ عمل اللہ کے ہاں ناپسندیدہ ہے۔ قیامت کے دن اس مال کا طوق بنا کر اُنکے گلوں میں لٹکا دیا جائے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَا يَحْسِبَنَّ الَّذِينَ يَنْخَلُوعُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرٌ لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ (سورة آل عمران: ۱۸۰)
”اور جو لوگ اس (مال و دولت) میں سے اللہ کی راہ میں دینے میں بخل کرتے ہیں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے عطا کیا ہے وہ ہرگز اس بخل کو اپنے حق میں بہتر خیال نہ کریں، بلکہ یہ ان کے حق میں برا ہے، عنقریب روز قیامت انہیں (گلے میں) اس مال کا طوق پہنایا جائے گا جس میں وہ بخل کرتے ہیں۔“

س 5: زکوٰۃ کی مذہبی اور سماجی اہمیت بیان کریں (گوجرانوالہ بورڈ: ۲۰۱۵)

یا زکوٰۃ کے معاشرتی اور اخلاقی فوائد بیان کریں۔ (لاہور بورڈ: ۲۰۱۶)

ج: زکوٰۃ کا مفہوم:

نفعی مفہوم: زکوٰۃ کا لفظی معنی پاک ہونا، بشو و نما پانا اور بڑھنا ہے۔

اصطلاحی مفہوم: زکوٰۃ سے مراد ”ایسی مالی عبادت ہے جو ہر صاحبِ نصاب عاقل و بالغ مسلمان پر سال میں ایک مرتبہ خاص مقدار میں ادا کرنا فرض ہو۔“

زکوٰۃ کی مذہبی اہمیت:

۱۔ قرآنی حکم:

زکوٰۃ کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ قرآن مجید میں زکوٰۃ کی ادائیگی اور نماز کا ذکر 82 سے زائد مرتبہ ایک ساتھ آیا

ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ (سورة البقرة: ۱۱۰)
نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دیتے رہو۔

۲۔ رضائے الہی کا حصول:

زکوٰۃ ایک مالی عبادت ہے اور بندہ مومن کی عبادت کا مقصد رضائے الہی کا حصول ہوتا ہے۔ اس لیے وہ مالی عبادت میں صدقہ و خیرات کر کے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا حاصل کرتا ہے۔

۳۔ دوزخ سے نجات:

اللہ کی راہ میں اپنا مال و دولت خرچ کرنا آخرت کے عذاب سے نجات دیتا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ ثَمْرَةٍ (مسلم)

”دوزخ سے بچو چاہے کھجور کا ایک ٹکڑا ہی کیوں نہ (اللہ کی راہ میں) دینا پڑے۔“

۴۔ مال کے شر سے نجات:

اگر کوئی مسلمان اپنے مال میں زکوٰۃ ادا کر دے تو اس مال کے شر سے  ہو جاتا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا:

مَنْ آذَى زَكَاةً مَالَهُ فَقَدْ ذَهَبَ عَنْهُ شَرُّهُ (ابن حزمہ)

”جس نے مال کی زکوٰۃ ادا کر دی، اُس مال کا شر اُس سے دور ہو گیا۔“

زکوٰۃ کی سماجی اہمیت:

۱۔ گردش دولت:

زکوٰۃ کی وجہ سے دولت چند ہاتھوں میں رکنے کی بجائے گردش میں آ جاتی ہے بلکہ میروں سے غریبوں کی طرف آتی ہے جس سے معاشی توازن پیدا ہوتا ہے اور مضبوط معیشت اور مضبوط معاشرہ وجود میں آتا ہے قرآن میں ہے:

كَيْ لَا يَكُونَ ذُولَةً بَيْنَ الْأَغْنِيَاءِ مِنْكُمْ (سورۃ الحشر: ۷)

” (زکوٰۃ کا نظام اس لیے قائم کیا) تاکہ ایسا نہ ہو کہ دولت تمہارے دولت مندوں کے درمیان سمٹ کر رہ جائے“

۲۔ مظلوموں کی کفالت:

زکوٰۃ سے معاشرے کے محروم، نادار اور مفلس لوگوں کی کفالت اور مدد ہوتی ہے۔ وہ بھی ضروریات زندگی حاصل کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔

۳۔ سماجی برائیوں کا خاتمہ:

قتل، چوری، رشوت، ڈاکہ، خودکشی جیسی سماجی برائیاں غربت کی وجہ سے جنم لیتی ہیں۔ زکوٰۃ کا نظام ان برائیوں کے خاتمے کا سبب بنتا ہے۔

۴۔ مال کی محبت کا خاتمہ:

زکوٰۃ دینے سے انسان کے اندر سے دولت کی لالچ و حرص اور ہوس کا خاتمہ ہو جاتا ہے اور اس کے دل میں مال و دولت کی محبت مٹ جاتی ہے۔

زکوٰۃ کی اخلاقی اہمیت:

۱۔ باہمی محبت کا فروغ:

جب امراء اپنے ہاتھوں سے زکوٰۃ کی رقم غریبوں میں تقسیم کرتے ہیں تو ان کے درمیان محبت و الفت کے جذبات فروغ پاتے ہیں۔

۲۔ احساس ہمدردی:

غریب لوگوں کی مالی حالت بہت کمزور ہوتی ہے جب زکوٰۃ دینے والا زکوٰۃ ادا کرتا ہے تو اس کے مال میں سے کچھ حصہ نکل جاتا ہے اُسے احساس ہو

تا ہے کہ مال کی کمی کتنی اذیت ناک ہوتی ہے۔ اس طرح امراء، غریبوں سے ہمدردی کرنے لگ جاتے ہیں۔

۳۔ نفرت کا خاتمہ:

زکوٰۃ ادا کرنے سے امیر اور غریب کے درمیان مال و دولت کی وجہ سے جو نفرت کی فضا قائم ہوتی ہے وہ ختم ہو جاتی ہے۔

کثیر الانتخابی سوالات

(کتاب صفحہ نمبر: 65)

فرضیت

- 1- زکوٰۃ کے لفظی معنی ہیں:

(الف) غریبوں کو دینا	(ب) ادا کرنا	(ج) قرض	(د) پاک ہونا
----------------------	--------------	---------	--------------
- 2- زکوٰۃ ہے۔

(الف) قوی عبادت	(ب) مالی عبادت	(ج) بدنی عبادت	(د) لسانی عبادت
-----------------	----------------	----------------	-----------------
- 3- زکوٰۃ ہر صاحب نصاب مسلمان پر ہے:

(الف) واجب	(ب) فرض	(ج) سنت	(د) مستحب
------------	---------	---------	-----------
- 4- زکوٰۃ ادا نہ کرنا بہت بڑا ہے:

(الف) گناہ	(ب) ثواب	(ج) اجر	(د) عذاب
------------	----------	---------	----------
- 5- قرآن مجید میں اکثر مقامات پر کس کی فرضیت کا ذکر ایک ساتھ آیا ہے؟

(الف) حج اور نماز	(ب) نماز اور اخلاق	(ج) روزہ اور زکوٰۃ	(د) نماز اور زکوٰۃ
-------------------	--------------------	--------------------	--------------------
- 6- زکوٰۃ ادا کرنے سے مال میں پیدا ہوتی ہے۔

(الف) برکت	(ب) طاقت	(ج) کمی	(د) پاکیزگی
------------	----------	---------	-------------

اہمیت

- 7- نبی کریمؐ نے اعمال میں سب سے پہلے نماز اور پھر ذکر فرمایا:

(الف) کلمہ طیبہ کا	(ب) زکوٰۃ کا	(ج) روزہ کا	(د) حج کا
--------------------	--------------	-------------	-----------
- 8- رسول اکرمؐ کی رحلت کے بعد زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کے خلاف جہاد کیا۔

(الف) حضرت ابو بکر صدیقؓ	(ب) حضرت عمرؓ	(ج) حضرت عثمانؓ	(د) حضرت علیؓ
--------------------------	---------------	-----------------	---------------
- 9- منکرین زکوٰۃ کے خلاف جہاد کس نے کیا۔

(الف) حضرت ابو بکرؓ	(ب) حضرت عمرؓ	(ج) حضرت عثمانؓ	(د) حضرت علیؓ
---------------------	---------------	-----------------	---------------
- 10- زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے۔

(الف) خوشخبری سنائی ہے	(ب) سخت وعید سنائی ہے	(ج) خبردار کیا ہے	(د) نصیحت کی
------------------------	-----------------------	-------------------	--------------
- 11- زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کے خلاف قرآن کی کس سورۃ میں وعید سنائی گئی ہے؟

(الف) سورۃ الانفال	(ب) سورۃ البقرۃ	(ج) سورۃ التوبۃ	(د) سورۃ الاحزاب
--------------------	-----------------	-----------------	------------------

- 12- زکوٰۃ بہترین ذریعہ ہے۔
 (الف) بھلائی کا (ب) سماجی فلاح و بہبود کا (ج) خیرات کا (د) نجات کا
- 13- زکوٰۃ سے کفالت ہوتی ہے:
 (الف) مفلسوں کی (ب) عورتوں کی (ج) امیروں کی (د) غریبوں کی
- 14- زکوٰۃ سے کفالت ہوتی ہے:
 (الف) محروم کی (ب) عورتوں کی (ج) امیروں کی (د) غریبوں کی
- 15- زکوٰۃ دینے والوں کے دل سے مٹ جاتی ہے:
 (الف) اولاد کی محبت (ب) دنیا کی محبت (ج) دین کی محبت (د) مال کی محبت
- 16- معاشرے کے افراد کی مالی حالت بہتر ہو جاتی ہے:
 (الف) فلاحی کاموں سے (ب) گردش دولت سے
 (ج) نیکی کرنے سے (د) غربت مٹانے سے
- 17- زکوٰۃ کے مصارف ہیں۔
 (الف) دو (ب) آٹھ (ج) چار (د) چھ
- 18- مصارف زکوٰۃ کی تفصیل کس صورت میں ہے۔
 (الف) سورۃ الانفال (ب) سورۃ البقرۃ (ج) سورۃ التوبۃ (د) سورۃ الاحزاب
- (کتاب صفحہ نمبر: 66)
- 19- غار میں سے کیا مراد ہے:
 (الف) مغرور لوگ (ب) قرض دار (ج) مسافر (د) غریب
- 20- زکوٰۃ دیتے وقت پہلے خیال رکھنا چاہیے:
 (الف) غریبوں کا (ب) یتیموں کا (ج) قریبی رشتہ داروں کا (د) دوستوں کا

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

1	د	4	الف	7	ب	10	ب	13	الف	16	ب
2	ب	5	د	8	الف	11	ج	14	الف	17	ب
3	ب	6	الف	9	الف	12	ب	15	د	18	ج
19	ب	20	ج								

سوالات کے مختصر جوابات

(کتاب صفحہ نمبر: 65)

فرضیت

س 1- زکوٰۃ کا معنی اور مفہوم تحریر کریں؟

ج- زکوٰۃ کا معنی و مفہوم

زکوٰۃ کے لغوی معنی پاک صاف کرنا، پھلنا پھولنا اور نشوونما پانا کے ہیں۔ زکوٰۃ ایسی مالی عبادت ہے جو ہر صاحب نصاب مسلمان پر فرض ہے یہ اسلام کا تیسرا رکن ہے۔ جب کسی صاحب نصاب شخص کے مال پر ایک سال گزر جائے تو اس میں سے ڈھائی فیصد زکوٰۃ دینی ہوگی۔ سونے کا نصاب ساڑھے سات تولے اور چاندی کا نصاب ساڑھے باون تولے ہے۔

س 2- زکوٰۃ کا مفہوم بیان کرتے ہوئے فرضیت زکوٰۃ پر کسی ایک آیت کا ترجمہ لکھیے۔

ج- زکوٰۃ کی فرضیت

زکوٰۃ کے لغوی معنی صاف کرنا، پھلنا پھولنا اور نشوونما پانا کے ہیں۔

”ایسی مالی عبادت جو ہر عاقل و بالغ صاحب نصاب مسلمان پر ایک مقررہ شرح سے مال اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کی صورت میں فرض ہے زکوٰۃ کہلاتی ہے“

وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ نَمَاز قَائِمٌ كَرُوا اور زکوٰۃ دیتے رہو

TALEEMCITY.COM

س 3- زکوٰۃ کن لوگوں پر فرض ہے؟

ج- فرض زکوٰۃ

زکوٰۃ ہر صاحب نصاب مسلمان پر اپنے مال میں سے ایک خاص شرح کے مطابق فرض ہے اور اس پر ایک سال مکمل گزر جائے۔

س 4- قرآن مجید میں کن دو عبادات کا اکٹھا ذکر آیا ہے؟

ج- دو عبادتوں کا ذکر

قرآن مجید میں نماز اور زکوٰۃ کا ذکر ایک ساتھ آیا ہے۔

س 5- زکوٰۃ کی فرضیت قرآنی آیت سے واضح کریں۔

ج- زکوٰۃ کی فرضیت

زکوٰۃ کی فرضیت درج ذیل آیت کریمہ سے ثابت ہوتی ہے:

ا- ”نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دیتے رہو“

اہمیت

(گوجرانوالہ بورڈ 2015)

س6۔ زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کے خلاف کس نے جہاد کیا؟

ج۔ زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کے خلاف جہاد:

رسول اللہ ﷺ کی رحلت کی بعد جب کچھ قبائل نے زکوٰۃ ادا کرنے سے انکار کیا تو حضرت ابو بکرؓ نے ان کے خلاف جہاد کیا: آپؐ نے فرمایا:

وَاللّٰهُ لَا قَاتِلَ لِمَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ (بخاری)

”اللہ کی قسم! میں اُس شخص سے لڑوں گا جس نے نماز اور زکوٰۃ کے درمیان فرق کیا۔“

س7۔ زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کو قرآن نے کیا وعید سنائی ہے؟

ج۔ زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کو وعید

”جو لوگ سونا چاندی سنت کر رکھتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔ انہیں دردناک عذاب کی خبر سنا دیجئے۔ اس (قیامت کے)

دن اس (سونے چاندی) کو جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا پھر اس سے ان کے چہرے، ان کے پہلو اور ان کی پشتیں داغی جائیں گی (اور کہا جائے

گا) یہ ہے وہ خزانہ جو تم اپنے لیے جمع کر کے لائے ہو اب اس کا مزہ چکھو جو تم جمع کرتے رہے تھے۔“

س8۔ زکوٰۃ کے فوائد افشاءل تحریر کریں۔

ج۔ زکوٰۃ کے فوائد افشاءل

۱۔ سماجی فلاح و بہبود کا بہترین ذریعہ ہے۔ ۲۔ محروم و مفلس افراد کی کفالت کا ذریعہ ہے۔

۳۔ نفرت و انتقام کا خاتمہ ہوتا ہے۔ ۴۔ ہمدردی و احترام اور باہمی محبت کا جذبہ فروغ پاتا ہے۔

۵۔ دل سے مال کی محبت مٹ جاتی ہے۔ ۶۔ اللہ کی رضا حاصل ہوتی ہے۔

۷۔ دولت کے گردش میں آ جانے سے معاشرے کے افراد کی مالی حالت بہتر ہو جاتی ہے۔

۸۔ مال میں برکت پیدا ہوتی ہے۔

س9۔ کن لوگوں کو زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی؟

ج۔ جن کی کفالت ہم پر ضروری ہے انہیں زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی مثلاً والدین اپنی اولاد کو اور اولاد اپنے والدین کو خاندان اپنی بیوی کو زکوٰۃ نہیں دے

سکتے۔

(لاہور بورڈ 2015)

س۔ الغارمین سے کیا مراد ہے؟

ج۔ الغارمین سے مراد فرض دار ہے اور یہ بھی زکوٰۃ کا حق دار ہوتا ہے۔

(کتاب صفحہ نمبر: 65-66)

مصارف

س 9- مصارف زکوٰۃ سے کیا مراد ہے؟ مصارف زکوٰۃ کتنے ہیں اور کون کون سے ہیں؟

ج- مصارف زکوٰۃ

مصارف زکوٰۃ کا مطلب ہے وہ لوگ اور وہ کام جن پر زکوٰۃ خرچ کی جاسکتی ہے۔

۱- فقرا	۲- مساکین	۳- عالمین
۴- تالیف قلب	۵- رقاب	۶- فی سبیل اللہ
۷- الغارین	۸- ابن السبیل	

س 10- کوئی سے دو مصارف زکوٰۃ تحریر کیجیے۔

ج- دو مصارف زکوٰۃ

۱- فقرا: فقیر کی جمع ہے اور فقیر اسے کہتے ہیں جو زندہ رہنے کے لیے دوسروں کا محتاج ہو۔ مثلاً مفلس، بیوہ عورتیں اور یتیم بچے جو اپنی ضروریات کے لیے دوسروں کے سامنے دست دراز کریں۔

۲- مساکین: مسکین کی جمع ہے۔ مسکین اسے کہتے ہیں جو اپنی حاجت بھر مال نہیں پاتا نہ لوگوں سے مانگتا ہے (ایک خود دار غریب آدمی)۔

س 11- آخری دو مصارف زکوٰۃ از روئے قرآن کون سے ہیں؟

ج- آخری دو مصارف زکوٰۃ

فی سبیل اللہ (اللہ کی راہ میں)

اللہ کی راہ میں جہاد، دین کی اشاعت، مدارس کی مالی معاونت اور حج کرنے والوں کی مدد کے لئے بھی زکوٰۃ خرچ کی جاسکتی ہے۔

ابن السبیل (مسافر)

وہ سفر کرنے والا شخص جو دوران سفر کسی وجہ سے ضرورت مند ہو گیا ہو، خواہ وہ اپنے گھر میں مالدار ہی کیوں نہ ہو، اس کو بھی زکوٰۃ دی جاسکتی ہے۔

اضافی سوالات

س 12- زکوٰۃ کا نصاب تحریر کریں؟

ج- نصاب زکوٰۃ

۱- سونا: ساڑھے سات تولے

۲- چاندی: ساڑھے باون تولے

۳- نقدی اور مال تجارت، سونے کے نصاب کے برابر نقدی یا قیمت۔

س 13- نصاب زکوٰۃ سے کیا مراد ہے؟

ج- نصاب زکوٰۃ سے مراد

نصاب زکوٰۃ سے مراد مال کی وہ مقررہ مقدار اور حد ہے جس پر زکوٰۃ فرض ہوتی ہے۔

س 14- صاحب نصاب کے کہتے ہیں؟

ج- صاحب نصاب

وہ شخص جس کے پاس ساڑھے سات (7.5) تولے سونا یا ساڑھے باون (52.5) تولے چاندی ہو یا اتنی مالیت کی رقم یا مال ہو۔ اُسے صاحب